احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعہ 4 جون 2004ء، 15 ربیع الثانی 1425 ہجری - 4 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 121

آندھی کے وقت دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت ﷺ یہ دعا کرتے :

اے اللہ میں تجھ سے اس کے خیر کے پہلو طلب کرتا ہوں اور وہ خیر بھی جو اس میں ہے اور جس کے لئے اسے بھیجا گیا ہے اور میں اس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس میں مخفی ہے اور جس شر کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب صلوۃ الاستسقاء باب التعوذ عند رویۃ الریح حدیث نمبر 1496)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے۔ اور نفس امارہ کے لئے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے۔ اور روح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفس امارہ کو امارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بد خواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ ابھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ' روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222)

سیکرٹریان تعلیم کیلئے بعض مفید مشورے

پاکستان بھر میں سکولز اور کالجز میں موسم گرما کی رخصتوں کا آغاز ہو چکا ہے سیکرٹریان تعلیم سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دیں۔

(1) دوران تعطیلات طلبہ سے مستقل رابطہ رکھیں اور خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے اور انگریزی اور اردو بہتر کرنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دلائی جائے۔

(2) جن طلبہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے ان کیلئے کیریئر پلاننگ کے پروگرام بطرز سوال وجواب منعقد کئے جائیں اور اس سلسلہ میں کمپیوٹر ایسوسی ایشن (AACP) اور انجینئرنگ ایسوسی ایشن (IAAAE) سے بھرپور مدد لی جائے۔

(3) میٹرک تک کے طلبہ کیلئے فری کوچنگ کلاسز کا انتظام کیا جائے تاکہ اس دوران ان کی کمی کو دور کیا جاسکے۔

(4) اگر ممکن ہو تو طلبہ کو خدام الاحمدیہ پاکستان کی معاونت سے ہائیکنگ پر لے جایا جائے۔

(نظارت تعلیم)

داخلہ کمپیوٹر کورسز

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل کورسز کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند خواتین وحضرات اپنی درخواستیں 10 جون 2004ء تک دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کروا دیں۔ داخلہ فارم ایوان محمود سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(1) ونڈوز، آفس، انٹرنیٹ (ورڈ، ایکسل، پاور پوائنٹ)

دورانیہ 3 ماہ فیس کورس -/1000 روپے

(2) اردو/انگریزی کمپوزنگ، ٹائٹل ڈیزائننگ (ان پیج، ورڈ، کورل ڈرا)

دورانیہ تین ماہ فیس کورس -/1500 روپے

نوٹ کمپوزنگ کا کورس کرنے کے امیدوار کمپیوٹر آپریٹ کرنا جانتے ہوں۔

(3) کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور نیٹ ورکنگ

دورانیہ تین ماہ فیس کورس -/1500 روپے

نوٹ: ان کورسز میں حصہ لینے والے طلباء کمپیوٹر آپریٹ

باقی صفحہ 8 پر

5 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ یورپ

60 بچوں کی تقریب آمین 25 فیملیز کے 116 افراد سے ملاقات

رپورٹ: مکرم اخلاق احمد انجم صاحب

30 مئی 2004ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر صبح 4-30 بجے بیت السبوح میں پڑھائی۔

حضور انور دس بجے صبح اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 47 فیملیز کے 241 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ ایک بجکر 25 منٹ پر حضور انور بیت السبوح میں تشریف لائے جہاں پر قرآن کریم مکمل کرنے والی بچیوں اور بچوں کی آمین کا پروگرام تھا۔ کل 60 بچے موجود تھے جن میں 35 لڑکے اور 25 لڑکیاں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دس، دس کے گروپ کو اپنے قریب بلا کر ایک بچے سے قرآن کریم سنا اور دوسرے بچوں کو اس کے پیچھے دہرانے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح گروپ میں سے بعض دوسرے بچوں سے بھی قرآن کریم سنا پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کرائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ شام 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دوبارہ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ 25 فیملیز کے 116۔ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

پونے دس بجے رات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب اور عشاء پڑھائیں اور اس طرح آج کی مصروفیات اپنے اختتام کو پہنچیں۔

مشعل راہ

عمل صالح وہ اچھا عمل ہے جو ایمان کے مطابق ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

محض زبانی اقرار یا دلی اقرار کافی نہیں ہے۔ جب تک کہ اعمال صالحہ بھی ساتھ نہ ہوں۔ اعمال صالحہ کے معنی ہیں وہ اعمال جو ایمان کے مطابق ہوں اور جن میں کوئی فساد نہ ہو۔ ہر نیک عمل کو یا اچھے عمل کو یا عمدہ کام کو قرآن کریم کی زبان میں اور (۔) اصطلاح میں عمل صالح نہیں کہتے۔ بلکہ صالح اس عمل کو کہا جاتا ہے جو قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق ہو اور پھر ان اصولوں کے مطابق ہوں جو اللہ تعالیٰ نے وضع کئے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں تو ممکن ہے بہت سے لوگوں کی نظر میں وہ عمل اچھا اور عمل صالح ہو لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ عمل عمل صالح نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نہیں کیا گیا۔ اس کی موٹی مثال عفو ہے۔ عفو کے لفظ پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ بات آتی ہے کہ (۔) مظلوم کو یہ اجازت دی ہے اور یہ حق بھی دیا ہے کہ وہ اپنے ظلم کا بدلہ بتائے ہوئے طریق کے مطابق حاصل کرے۔ مثلاً اگر وہ کسی با قاعدہ اور منظم حکومت کے ماتحت ہے تو اس حکومت نے جو قوانین وضع کئے ہیں وہ ان کے مطابق جا کے اپنا بدلہ لے۔ قرآن کریم نے یہ بھی اجازت دی ہے کہ اگر تم چاہو تو معاف کر سکتے ہو لیکن اس کے ساتھ اس نے ایک شرط بھی لگا دی ہے اور وہ شرط یہ ہے کہ تمہیں معاف کرنے کی اجازت صرف اس صورت میں ہے کہ عفو کے نتیجہ میں شر میں زیادتی نہ ہو بلکہ ظلم کے مٹنے کی توقع ہو۔ اگر عفو کے نتیجہ میں اصلاح متوقع ہو تو تم عفو کر سکتے ہو۔ اگر عفو کے نتیجہ میں اصلاح متوقع نہیں تو تم عفو نہیں کر سکتے۔ اب اگر ایک شخص جس پر ظلم کیا گیا ہے اس کی کوئی چیز چھین لی گئی ہے۔ یا اس کا کوئی حق تھا جو مار لیا گیا ہے۔ وہ شخص یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر میں نے معاف کر دیا تو اس کی اصلاح نہیں ہوگی وہ صرف لوگوں کی واہ واہ حاصل کرنے کی خاطر یا اس سے بڑھ کر کسی اور فائدہ کی خاطر اس شخص کو جس سے اس نے وہ حق لینا ہے کہتا ہے۔ جاؤ میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس مظلوم سے بھی یہ بات پوشیدہ نہیں کہ یہ شریر انسان ہے اگر اس کو اس طرح معافی ملتی رہی تو اس علاقہ میں اس ماحول میں اس کا شر بڑھ جائے گا۔ کم نہیں ہوگا۔ شاید لوگ واہ واہ کریں کہ یہ بڑا بلند انسان ہے یا اس نے اپنے دشمن کو معاف کر دیا اور شاید وہ شخص بھی جس کو اس نے معاف کیا ہے یہ کہے کہ تم بڑے پیارے ہو۔ تم نے مجھے معاف کر دیا لیکن وہ عمل صالح نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ آسمان سے کہے گا تم میرے پیارے نہیں ہو کیونکہ تم نے اس وقت معاف کیا جب میں نے تمہیں منع کیا تھا اور کہا تھا معاف نہ کرنا۔

غرض ہر اچھا نظر آنے والا عمل عمل صالح نہیں۔ بلکہ عمل صالح وہ اچھا عمل ہے جو ایمان کے مطابق ہو۔ جہاں تک خدام الاحمدیہ کے کاموں کا تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کے وہی کام (۔) اصطلاح کی رو سے اعمال صالحہ میں شمار ہوں گے۔ جو خلیفہ وقت کی ہدایات کے مطابق کئے جائیں گے۔ اگر خلیفہ وقت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہو اس نے بعض ہدایات دی ہوں اور ہم انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلے جائیں تو خواہ وہ کام جنہیں ہم نے کیا ظاہر بین نگاہ میں کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ وہ کام خدام الاحمدیہ کا ایک حلقہ کر رہا ہو تو بھی اور سارے خدام الاحمدیہ مل کر کر رہے ہوں تو بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ایک جزو یہ بتایا کہ خلیفہ وقت کی اطاعت کی جائے اور فرمایا کہ جب خدا تعالیٰ کا کوئی سلسلہ جاری ہوتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ عالمگیر رحمت کی ایک تحریک اللہ تعالیٰ نے جاری کی کہ امت محمدیہ کے لئے قرآن کریم کی شریعت آپ کے ہاتھ میں دے دی اور کہا کہ یہ شریعت ہے، یہ قوانین ہیں، یہ اصول ہیں ان کے مطابق تم تمام دنیا میں رحمت کی نہریں جاری کرو۔ جو شخص قرآن کریم کے مطابق نہیں بلکہ اس کے خلاف کام کرے گا اس کا وہ کام عمل صالح نہیں ہوگا۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بشارت دی کہ اگر تم ایمان کے اوپر قائم رہے اور اگر تم بحیثیت جماعت اس مقام کو جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور نوازتا رہے گا تو پھر جو خلیفہ مقرر ہو اس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنا اس کو چھوڑ کر دوسری طرف نہ جانا کہ تمہارا ایسا کرنا فاسقانہ اعمال میں شمار ہوگا۔ اعمال صالحہ میں شمار نہیں ہوگا۔ غرض خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل وہ ہے جو حضرت مصلح موعود نے جب مجلس خدام الاحمدیہ کو جاری فرمایا تو ابتداء میں مختلف وقتوں میں خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا یا وہ لائحہ عمل ہے جو میں اب تمہارے لئے بتاؤں۔

یہ تنظیم بڑی چھوٹی سی ابتداء سے شروع ہوئی تھی اور آج یہ بڑی ہی خوش کن اور بڑی اچھی صورت میں اور بڑی وسعتوں میں پھیلی ہمیں نظر آتی ہے اور اب جو بھی خلیفہ وقت ہوگا وہ حالات کے مطابق ہدایتیں دیتا چلا جائے گا۔ وہ بعض پہلی ہدایتوں میں ترمیم بھی کر سکتا ہے اور بعض تبدیلیاں بھی کر سکتا ہے کیونکہ مناسب حال عمل ہی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق ہی عمل صالح بنتا ہے۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 23)-

نیشنل مجلس عاملہ یو کے کی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ سے ملاقات

26 / جنوری 2004ء کا دن نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے نہایت خوش کن اور مبارک دن تھا کہ اس روز ہمارے آقا حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل مجلس عاملہ کے تمام اراکین کو ملاقات کا شرف بخشا اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اس موقع پر تمام سیکرٹریان، ان کے نائبین، ممبران قضاء بورڈ، نیز مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر صاحبان کے علاوہ شعبہ جنرل سیکرٹری و شعبہ مال کے ممبران بھی مدعو تھے۔ اس ملاقات کا اہتمام محمود ہال میں کیا گیا تھا۔ تمام مدعوئین کے لئے نشستیں مخصوص تھیں جو قبل از وقت وہاں بیٹھ کر اپنے آقا کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ معین وقت پر حضور انور تشریف لے آئے۔ سب سے پہلے محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے اپنے نائب امراء کا تعارف کروایا اور پھر باری باری تمام افراد کا حضور سے تعارف کروایا گیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تمام حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔

تفصیلی تعارف کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض سیکرٹریان اور نائب امراء سے ان کے فرائض کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس موقع پر شعبہ وصایا کے امور سب سے پہلے زیر بحث آئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مخصوص کیسوں کی تفصیل بھی طلب فرمائی تاکہ حضور کو علم ہو جائے کہ کن امور کی طرف توجہ دینے کی زیادہ ضرورت ہے۔

اس کے بعد شعبہ تربیت کے حوالہ سے، بالخصوص نومبائعین اور بالعموم احمدی گھرانوں سے رابطہ اور قرآن کلاسز کے انعقاد کے بارہ میں، حضور انور نے استفسار فرمایا اور بہت سی اہم ہدایات سے نوازا۔

نماز مغرب سے تھوڑی دیر قبل اس مجلس کو برخواست کرنے کا اعلان فرماتے ہوئے حضور انور نے ایسی مجالس کو آئندہ بھی منعقد کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا تاکہ تمام شعبہ جات کی کارگزاری اور مسائل کے بارہ میں تفصیل سے بات چیت کی جا سکے اور روزمرہ پیش آنے والے مسائل کے سلسلہ میں خدام اپنے آقا سے براہ راست راہنمائی کی سعادت حاصل کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کو فعال لمبی زندگی سے نوازے اور ہمیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(رپورٹ: بشیر احمد اختر صاحب جنرل سیکرٹری یو۔کے)

(ماہنامہ اخبار احمدیہ لندن فروری مارچ 2004ء)

ربوہ میں ایک دن

بہت آرام وہ دن تھا　　دوپہر آئی
خوشی کے نرم گوشے میں　　بہت آسودگی دیتا ہوا
تسلی کی نشست مہرباں پر　　باہر گلی میں کھیلتے بچوں کا شور و غل
سر لگائے پاؤں لٹکائے　　مانند رقص گل
کہیں بیٹھا ہوا تھا میں　　میری آنکھوں میں اطمینان کی اک نیند بھر آئی
مرے آگے　　سکوں چاروں طرف بکھرا ہوا تھا
صبح کے طشت میں بکھرے ہوئے فرصت کے میوے تھے　　اور میں بیٹھا تھا
محبت کی صراحی میں شراب عشق رکھی تھی　　بھلا یہ کیسے ممکن تھا کہ میں اٹھ کر کہیں جاتا
یہاں غالب وہاں پر میر کا دیوان رکھا تھا　　یہاں سے میں کہیں جاتا تو آخر کس جگہ جاتا
بھرا تھا چائے کا پیالہ جہاں گلدان رکھا تھا　　عجب تھی عشرت فرصت
کھلے آنگن میں پھیلی دھوپ کے سونے سے اٹھتی　　کہ زخم ہجر بھی جیسے نشاط وصل ہو جائے
خواب کی خوشبو　　مجھے جو خواب لگتا ہوا چانک اصل ہو جائے
کہیں سے نغمۂ راحت کی دھن پہ رقص کرتی

احمد مبارک۔ کراچی

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ہے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

(قسط نمبر 1)

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب کا وطن

خاندان اور پیدائش

حضرت صاحبزادہ صاحب افغانستان کے صوبہ پکتیا کے علاقہ خوست کے رہنے والے تھے۔ آپ کے گاؤں کا نام سیدگاہ ہے جو دریائے شمل کے کنارہ پر آباد ہے۔

پکتیا میں چند گاؤں آپ کی ملکیت تھے۔ زرعی اراضی کا رقبہ سولہ ہزار کنال تھا۔ اس میں باغات اور پن چکیاں بھی تھیں۔ اس کے علاوہ ضلع بنوں میں بھی بہت سی زمین تھی۔ آپ کے والد صاحب کا نام سید محمد شریف تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا شجرۂ نسب تو جل کر ضائع ہو گیا لیکن میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ ہم حضرت سید علی ہجویریؒ المعروف بہ داتا گنج بخش کی اولاد ہیں۔

ہمارے آباء دہلی کے بادشاہوں کے قاضی ہوتے تھے۔ خاندان کی ایک بڑی لائبریری تھی جس کی قیمت نو لاکھ روپیہ بتائی جاتی ہے۔ جب ہمارے بزرگوں نے حکومت میں عہدے حاصل کر لئے تو ان کی توجہ کتب خانہ کی طرف نہ رہی اور یہ کتابیں ضائع ہو گئیں۔ میرا اپنا یہ حال ہے کہ جائیداد چونکہ مجھے ورثہ میں ملی ہے اس لئے اسے رکھنے پر مجبور ہوں ورنہ میرا دل دولت کو پسند نہیں کرتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی عمر 50 سال تھی۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

''قریباً پچاس برس کی عمر تک تنعم اور آرام میں زندگی بسر کی تھی''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 51)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت 1903ء میں ہوئی اس طرح ان کا سن پیدائش 1853ء بنتا ہے۔

جناب قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد نے 1902ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو دیکھا تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

''حضرت شہید مرحوم کا قد درمیانہ تھا۔ ریش مبارک بہت گھنی نہ تھی۔ بال اکثر سیاہ تھے اور ٹھوڑی پر کچھ کچھ سفید تھے''۔

(عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 40 سن اشاعت 1936ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد سید احمد نور کابلی نے محرم 1340ھ مطابق 1921ء میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے حالات شائع کئے تھے۔ انہوں نے آپ کی عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان لکھی ہے۔ میری رائے میں یہ اندازہ کی غلطی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر شہادت کے وقت جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے تذکرۃ الشہادتین میں (1903ء میں) تحریر فرمایا ہے پچاس سال ہی تھی۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 2,1 حصہ دوم صفحہ 5 عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 40)

تحصیل علم کے سفر

حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف نے ہندوستان میں مندرجہ ذیل مقامات پر علوم مروجہ کی تعلیم حاصل کی۔

امرتسر، لکھنؤ، دیوبند اور ضلع پشاور۔ ان جگہوں پر ان کا مجموعی قیام کئی سال رہا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب عربی، فارسی، پشتو اور اردو زبان جانتے تھے۔

جب آپ کا حصول علم کے لئے سفر کا ارادہ ہوا تو پہلے بنوں آئے۔ یہاں کچھ عرصہ قیام کیا اس دوران میں علاقہ کے نمبردار آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور آپ کی خاطر گھڑ سواری اور نیزہ بازی وغیرہ کھیل کھیلا کرتے تھے۔ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو انہوں نے عرض کی کہ اب برسات کا موسم ہے اسے گزر لینے دیں۔ بارشوں کے بعد ہندوستان کا سفر کریں۔ آپ نے یہ مشورہ قبول نہیں کیا اور اسی موسم میں روانہ ہو گئے۔ آپ کے پاس بہت سا سامان اور نقدی تھی۔ جب کرم دریا پر پہنچے تو وہ بہت چڑھا ہوا تھا۔ پانی نہایت گدلا تھا۔ آپ نے کپڑے اور سامان گھوڑے پر رکھا اور تہہ بند باندھ کر سوار ہو گئے اور گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ ہم سفروں کے گھوڑے تو دریا عبور کر گئے لیکن آپ کا گھوڑا لہروں کی تاب نہ لا سکا اور ڈوبنے لگا۔ آپ دریا میں کود گئے۔ آپ کو تیرنا نہ آتا تھا، غوطے کھانے لگے۔ اس دوران آپ کے لبوں پر یہ الفاظ تھے۔ یا رحیم، یا رحیم، یا رحیم، اللہ نے فضل فرمایا اور آپ دوسرے کنارے تک پہنچ گئے۔ سامان اور نقدی سب ضائع ہو گئی۔ پاس ہی ایک گاؤں تھا جس میں ایک صاحب مولوی بن گل رہتے تھے وہ آپ کے واقف تھے۔ ان کے ہاں چلے گئے۔ صاحبزادہ صاحب نے ان سے حصول علم کے لئے سفر کرنے کا ذکر کیا۔ مولوی صاحب نے عرض کی کہ میں بھی ساتھ چلتا ہوں۔ آپ نے فرمایا میرے پاس تو اس وقت ایک تہہ بند ہے۔ فقیرانہ بھیس میں جاؤں گا اگر آپ میرے ساتھ جانا چاہتے ہیں تو ایسے ہی لباس میں جانا ہو گا اور ملنگ بن کر سفر کرنا ہو گا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کو سینہ ننگا رکھنا پسند نہ تھا اس لئے دوران سفر ایک رومال سے سینہ ڈھانک لیا کرتے تھے۔

امرتسر میں کشمیری محلہ کے ایک حنفی المذہب مولوی صاحب کے پاس قیام کیا۔ وہاں ایک بڑی لائبریری تھی اس سے آپ نے بہت استفادہ کیا۔ رات دن مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ امرتسر میں عام لوگوں سے واقفیت نہیں پیدا کی۔ گمنامی کی حالت میں رہتے تھے۔ کبھی کبھی تارک الدنیا فقراء کے پاس چلے جاتے تھے۔ صاحبزادہ صاحب کو گھر سے خرچ کیلئے روپیہ آیا کرتا تھا اس سے غریبوں کی مدد کر دیا کرتے تھے اور خود سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔

امرتسر میں آپ پر عجیب وغریب حالات گزرتے تھے فرماتے تھے وہاں مجھے (۔) مزا مبارک کی ایسی خوشبو آتی تھی جیسے کسی باریک رومال میں کوئی خوشبو پاس ہی رکھی ہوئی ہو۔

فرمایا کرتے تھے کہ امرتسر کے مولوی صاحب سے میں نے تدریس کے طور پر تعلیم نہیں پائی البتہ ان کی لائبریری سے بہت استفادہ کیا اور کبھی کوئی بات پوچھنی ہوتی تو ان سے پوچھ لیا کرتا تھا۔

ایک دفعہ ایک اہل حدیث مسلک کے کسی عالم کی طرف سے دہلی سے ایک رسالہ حنفی مولوی صاحب کے نام آیا۔ انہوں نے صاحبزادہ صاحب سے اس کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ دہلی سے بعض علماء اختلافی مسائل پر بحث کرنے کے لئے امرتسر آ رہے ہیں کیا کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنا وکیل بنا دیں۔ ان کے آنے پر میں خود ہی انہیں جواب دے لوں گا۔ جب دہلی سے اہل حدیث مولوی صاحبان آئے تو آپ ان سے بحث کرنے کے لئے تیار ہو کر آ گئے۔ اس موقعہ پر جو سوالات کئے گئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان کے ایسے جواب دئے کہ آنے والے مولوی حیران رہ گئے اور خاموشی سے دہلی واپس چلے گئے۔

لکھنؤ میں حضرت صاحبزادہ صاحب مولانا عبدالحی صاحب فرنگی محلی کے شاگرد تھے۔ مولانا عبدالحی صاحب دوسرے طالبعلموں کی نسبت آپ کی طرف زیادہ توجہ فرماتے تھے۔ اس کا دوسرے شاگردوں نے شکوہ کیا اس پر مولانا نے فرمایا: اس کا نام لطیف، قوم لطیف، زمین لطیف، رنگ لطیف، جب اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنے لطف جمع کر دیئے ہیں تو ایک لطف میرا بھی سہی۔ تم کیوں برا مانتے ہو۔ اس موقع پر ضمناً یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی کے ممتاز شاگردوں میں دو اور احمدی بزرگ بھی تھے جو کسی زمانہ میں ان سے تعلیم پاتے رہے۔ یعنی حضرت مولانا سید عبدالواحد صاحب امیر بنگال اور حضرت مولانا سید عبدالماجد صاحب امیر بہار۔

حضرت صاحبزادہ صاحب ایام طالب علمی میں صوبہ سرحد کے ایک مقام بازید خیل میں بھی مقیم رہے تھے۔ یہ گاؤں جناب صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب مرحوم کا ہے۔ بازید خیل میں بہت سے بزرگ عالم گزرے ہیں اور تحصیل علم کے لئے دور دور سے طالب علم یہاں آتے تھے۔ جناب صاحبزادہ غلام احمد صاحب نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب سے ان کے خاندان کی جدی رشتہ داری بھی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جولائی 1999ء، چشم دید واقعات حصہ دوم صفحہ 19,18 تاریخ احمدیہ سرحد مصنفہ قاضی محمد یوسف صاحب صفحہ نمبر 236)

تحصیل علم کے بعد وطن میں مصروفیات

تحصیل علم کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے وطن واپس آ گئے اور سید گاہ میں قیام کر کے علوم دینیہ کی تعلیم وتدریس، اصلاح احوال، قیام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیت خلق میں مصروف ہو گئے۔ اس وقت وہاں کے رواج کے مطابق ان کی سوتیلی مائیں ان کے آبائی گھر میں بیوگی کی حالت میں اپنا وقت گزار رہی تھیں۔ ان کو کہیں آنے جانے کی اجازت نہ تھی۔ پہلا کام آپ نے یہ کیا کہ ان سے کہا کہ اگر وہ شادی کرنا چاہیں تو کر سکتی ہیں اور اگر اپنے گھروں کو جانا چاہیں تو جتنا سامان چاہیں ساتھ لے جا سکتی ہیں، ان کی طرف سے اجازت ہے۔ اس پر وہ اپنی خواہش کے مطابق رخصت ہو گئیں۔

جب آپ کی برادری کے لوگوں کو اس کا علم ہوا تو وہ آپ سے ناراض ہوئے اور کہا کہ آپ نے تو ہماری ناک کاٹ ڈالی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر عمل کرنے سے ناک کٹتی ہے تو کٹنے مجھے ایسی ناک کی ضرورت نہیں۔

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ آپ کے مہمان خانہ میں عموماً تیس چالیس آدمی رہتے تھے۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔ ان سب لوگوں کے کھانے کا انتظام آپ کی طرف سے ہوتا تھا۔ آپ کی ایک وسیع بیٹھک تھی جس میں دوصد افراد بیٹھ سکتے تھے۔ جب لوگ نماز کے لئے آتے تو پہلے بیٹھک میں مجلس ہوتی، قرآن وحدیث کا درس دیا جاتا تھا اور دینی امور پر گفتگو ہوتی تھی۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو سب (بیت) میں آ جاتے اور نماز ادا کرتے تھے۔ (بیت) میں نماز سے پہلے یا بعد میں کوئی بات چیت نہیں ہوتی تھی۔ (بیت) کے احاطہ میں حجرے بنے ہوئے تھے جن میں آپ کے شاگرد رہا کرتے تھے۔ جانب شمال ایک نہر تھی جو آپ کے گھر کے صحن میں سے گزرتی تھی۔

آپ نہایت سخی تھے اور غرباء کا خاص خیال رکھتے تھے۔ جب قحط سالی ہوتی تو آپ اپنا تمام غلہ فروخت کر کے اس سے حاصل شدہ آمد غریبوں کی امداد میں صرف کر دیا کرتے تھے۔

اس زمانہ میں خوست میں تین قسم کے لوگ تھے۔ ایک طبقہ حاکموں کا تھا، دوسرے عام مولوی اور تیسرے شیخان جو تصوف کا رنگ رکھتے تھے اور اپنے آپ کو قادری سلسلہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے جب میں نے ان تینوں گروہوں کو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق کے خلاف پایا۔ حاکم نہایت ظالم تھے اور لوگوں سے ناجائز طریق سے روپیہ وصول کر کے دولت سمیٹتے تھے۔ مولویوں کو دیکھا تو انہیں ایسا پایا کہ ہر ایک سے جھگڑتے ہیں اور فتویٰ بازی کرتے رہتے ہیں۔ شیخان کو دیکھا تو ان کے ہاتھوں میں لمبی لمبی تسبیحیں پائیں۔ وہ بہت سے امور میں قرآن وحدیث کے خلاف تعلیم دیتے تھے۔ مثلاً یہ کہ پٹے رکھنا حرام ہے۔ نسوار کا استعمال حرام ہے جس زمین میں نسوار کا پودہ کاشت کیا جائے پلید ہو جاتی ہے اور تین سال تک اس میں لگائی گئی فصل کا استعمال حرام ہوتا ہے۔ نسوار استعمال کرنے والے کی بیوی بغیر اس کے کہ اسے طلاق دی جائے مطلقہ ہو جاتی ہے۔ وہ لوگ مانڑکی (مانکی) کے پیر صاحب کے متبع تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ ان کے پیر کو آسمان میں، زمین کے نیچے اور دریاؤں کے اندر جس قدر بھی مخلوق ہے اس کا علم ہے۔

آپ کے شاگرد مولانا عبدالستار خان بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی صحبت میں آنے سے پہلے میں بھی شیخان سے تعلق رکھتا تھا لیکن جب میں نے اپنے پہلے استاد کو چھوڑ کر حضرت صاحبزادہ صاحب کی شاگردی اختیار کی اور آپ سے بہت سے حقائق ومعارف سنے تو ان کا میرے دل پر بہت اثر ہوا۔ ایک مرتبہ میں نے آپ سے شیخان کے عقائد کے بارہ میں سوال کیا تو آپ نے ان کی تردید فرمائی اور سمجھایا کہ جو بھی پیر ومرشد دنیا میں ہیں وہ خدا تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کے حکم کے تابع ہیں وہ خدا کے رسول کے قدم پر ہوتے ہیں اور یہی ان کی بزرگی ہے۔ ولایت، قطبیت یا غوثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

مولانا عبدالستار خان صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اور دوسرے عالموں کے کلام میں یہ امتیاز ہوتا تھا کہ جب عام مولویوں سے کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو وہ یوں جواب دیتے تھے کہ ان کے خیال میں یہ مسئلہ اس طرح ہوگا۔ وہ لوگ ظنی باتیں کرتے تھے، انہیں یقین حاصل نہیں تھا۔ لیکن آپ جب جواب دیتے تو پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دیا کرتے تھے۔

چونکہ شیخان افغانستان میں بکثرت پھیلے ہوئے تھے اس لئے حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان کے حالات کی تحقیق کی ضرورت محسوس کی۔ چنانچہ آپ نے ان سے نرمی اور محبت کا تعلق رکھنا شروع کیا۔ جو لوگ آپ کے پاس آتے آپ انہیں قرآن وحدیث کی طرف دعوت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ شیخان کا ایک عالم آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ صاحبزادہ صاحب آپ کو ہمارے استاد پیر صاحب مانڑکی سے ملنا چاہئے جو اس وقت سوات کے آخون صاحب کے مؤذن ہیں۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب ان سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔ اثناء سفر میں جگہ جگہ شیخان آپ کو ملتے رہے۔ وہ آپ کی بہت عزت کرتے تھے اور اس بات پر خوش ہوتے تھے کہ اتنا بڑا آدمی ہمارے پیر کا شاگرد بننے کے لئے جا رہا ہے۔ حالانکہ آپ کا مقصد ان کے حالات معلوم کرنا تھا۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا شیخان کے مولوی جن مخصوص عقائد کی افغانستان میں تعلیم دیتے ہیں وہ واقعی پیر صاحب مانڑکی کے عقائد ہیں یا یہ امور ان کی طرف غلط منسوب کئے جاتے ہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب فرماتے تھے کہ جب میں پیر صاحب سے ملا تو معلوم ہوا کہ بظاہر وہ اچھے آدمی ہیں اور ان کے منہ سے میں نے کوئی ایسی بات نہیں سنی جو شیخان ان کی طرف منسوب کیا کرتے تھے۔ میں چند روز ان کے پاس رہ کر واپس آ گیا۔

جب حضرت صاحبزادہ صاحب واپس آئے تو شیخان پہلے سے زیادہ تعداد میں آپ کے پاس آنے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ آپ ان کے پیر سے مل کر آئے ہیں اس لئے ان کی باتیں سننی چاہیں۔ جب شیخان کے مخصوص مسائل کے بارہ میں فتویٰ پوچھا جاتا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی رائے سن کر ان کو تعجب ہوتا اور وہ کہتے کہ مانکی پیر صاحب تو یوں کہتے ہیں لیکن آپ ان کی رائے کے خلاف فتویٰ دیتے ہیں۔

اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک دفعہ پھر سفر کیا۔ آپ اس امر کی تحقیق کرنا چاہتے تھے کہ آیا ان باتوں کی پیر صاحب خود تعلیم دیتے ہیں یا یہ لوگ ان کی طرف غلط طور پر منسوب کرتے ہیں۔ جب آپ دوسری مرتبہ ان کے پاس پہنچے تو معلوم ہوا کہ مانکی صاحب کے پاس ایک اور مولوی صاحب آئے ہوئے ہیں جو سوٹا کے پیر صاحب کے نام سے مشہور ہیں۔ سوٹا صوبہ سرحد میں صوابی کے نزدیک ایک مقام ہے۔ ان دونوں پیروں کے درمیان مذکورہ بالا اختلافی مسائل پر جھگڑا ہو رہا تھا۔ بحث کے مقام پر دونوں فریقوں کے ہزار ہا حامی موجود تھے۔ بالآخر باہم یہ طے پایا کہ تصفیہ کے لئے کسی تیسری جگہ جانا چاہئے اور صحیح مسلک معلوم کرنا چاہئے۔ دریں اثناء حضرت صاحبزادہ صاحب وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے جھگڑا سن کر کہا کہ یہیں پر کتابیں دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ صحیح راستہ کون سا ہے۔ جھگڑا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے متنازع فیہ مسائل کے حل کے لئے بہت سی کتابوں کے حوالے پیش کئے لیکن پیر صاحب مانکی نے انہیں ماننے سے انکار کر دیا۔ تب حضرت صاحبزادہ صاحب کا دل ان سے پھر گیا اور ان کو یقین ہو گیا کہ وہ صداقت کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوں گے۔

انگریزی گورنمنٹ کو رپورٹ ملی کہ جھگڑا بڑھ گیا ہے، ہزاروں لوگ جمع ہیں اور فساد کا اندیشہ ہے تو اس نے حکم دے کر تمام مجمع منتشر کروا دیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب بھی واپس روانہ ہو گئے پشاور میں آپ نے (بزرگ) کو رویا میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ تو مبتدع ہیں ان کو یونہی کیوں چھوڑ کر آ گئے۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب واپس گئے اور ان کو یہ پیغام پہنچایا کہ میں تمہارے غلط عقائد اور تمہاری لمبی لمبی تسبیحوں سے بیزار ہوں۔ یہ پیغام دے کر واپس وطن کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں جا بجا شیخان کے غلط عقائد کی تردید بیان کرتے رہے۔

بعض لوگوں نے آپ سے عرض کی کہ آپ کی باتیں تو درست ہیں لیکن شیخان اس علاقے میں بکثرت پھیلے ہوئے ہیں ان کی مخالفت کرنا خطرناک دشمنی مول لینا ہے لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے طریق پر جرأت سے قائم رہے۔

جب آپ وطن پہنچے تو شیخان کی تردید میں بہت کام کیا۔ اپنے شاگردوں کو متعلقہ مسائل لکھوا دئے تاکہ وہ ضرورت پڑنے پر شیخان سے گفتگو کر سکیں اور ان کے غلط اور خلاف (دین) عقائد کا رد کر سکیں۔ شیخان آپ کے شاگردوں کو بہت تنگ کرتے تھے۔

پیر صاحب مانکی کا ایک شاگرد مولوی الہ دین ملانگ تھا جو خلاف قرآن وحدیث فتوے دینے میں پیش پیش تھا۔ اس کی رپورٹ امیر عبدالرحمٰن خان کو کی گئی تو اس نے اسے شریعت کے مطابق تصفیہ کرنے کے لئے کابل بلوایا لیکن اس نے جانے سے انکار کر دیا۔ ایک مرتبہ مقامی حکام نے اسے گرفتار بھی کیا لیکن وہ دھوکہ دے کر فرار ہو گیا اور حکومت کابل سے باغیانہ زندگی گزارنے لگا۔

(الفضل انٹرنیشنل 16 جولائی 1999ء شہید مرحوم کے چشم دید واقعات حصہ اول صفحہ 1 تا 3 حصہ دوم صفحہ 2،3،8 تا 12)

افغانستان کے سیاسی حالات

اس زمانے میں امیر عبدالرحمٰن خان ابن امیر محمد افضل خان ابن امیر دوست محمد خان افغانستان کا بادشاہ تھا۔ اس کا تعلق ابدالی، بارک زئی، محمد زئی قبیلہ سے تھا۔ 1830ء میں کابل میں پیدا ہوا۔ اور کئی سال روس میں جلاوطن رہا بالآخر روسی حکومت کی مدد سے 30 جولائی 1880ء کو افغانستان کا بادشاہ بنا لیکن انگریزوں سے تعلقات استوار کر لئے اور ان سے وظیفہ لینے لگا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے مارچ 1882ء میں اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر اپنے مامور من اللہ اور نذیر ہونے کا اعلان فرمایا اور 1891ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا بیان کیا جاتا ہے کہ جب امیر عبدالرحمٰن خان کو سیدنا حضرت مسیح موعود کی بعثت کی اطلاع دی گئی تو اس نے کہا کہ: (۔) یعنی ہمیں تو اس وقت حضرت عمرؓ کی ضرورت ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی ضرورت نہیں۔

معلوم ہوتا ہے اگرچہ امیر عبدالرحمٰن خان انگریزوں کا وظیفہ خوار تھا اور اسے ان کی فوجی مدد بھی حاصل تھی لیکن درحقیقت وہ جہاد بالسیف کے ان تصورات کا دلدادہ تھا جو اس زمانہ میں مسلمانوں میں رواج پا چکے تھے اور جن کی تردید سیدنا حضرت مسیح موعود نے اپنی متعدد کتب میں فرمائی ہے۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان کے منشاء کے مطابق ایک رسالہ تقویم الدین کے نام سے شائع کر کے سرحدی قبائل میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں انہیں انگریزوں سے جہاد بالسیف کرنے کی ترغیب دی گئی تھی جس سے یہ لوگ بے گناہ انگریزوں کو قتل کر کے اپنے زعم میں غازی بنتے تھے۔

(انگریزی کتاب "افغانستان" مصنفہ مسٹر انگس ہملٹن مطبوعہ لندن 1906ء صفحہ 415 بحوالہ عاقبۃ المکذبین حصہ اول صفحہ 29)

> تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے۔ اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔
> (حضرت مسیح موعود)

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

ممبر مجلس افتاء، رکن عاملہ انصاراللہ پاکستان و سابق ایڈیشنل وکیل المال اول

محترم پروفیسر (ر) عبدالرشید غنی صاحب کا ذکر خیر

جماعت کے ایک مخلص خادم محترم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال اول و قائد مال انصاراللہ مورخہ 29 / مارچ 2004ء کو ربوہ میں بعمر 70 سال وفات پاگئے۔

آپ کا خاندانی پس منظر، تعلیم، ملازمت، علمی کام اور جماعتی خدمات کا تذکرہ درج ذیل سطور میں بیان کیا گیا ہے۔

خاندانی پس منظر

محترم پروفیسر صاحب مورخہ 16 / ستمبر 1934ء کو انبالہ شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم بابو عبدالغنی صاحب (متوفی 1956ء) انبالہ کے امیر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کے والد نے 1909ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بیعت کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ تاہم آپ کے ننھیال میں رفقاء حضرت مسیح موعود کا سلسلہ موجود ہے۔ آپ کی والدہ کا نام محترمہ غلام فاطمہ تھا۔ آپ کے نانا حضرت چوہدری سربلند خان صاحب اور نانی حضرت حاکم بی بی صاحبہ رفقاء حضرت مسیح موعود تھے۔ آپ کی نانی اور نانا نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت بو زینب صاحبہ کی خدمت کی توفیق پائی۔

آپ کی نانی جان محترمہ صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ بنت حضرت مرزا شریف احمد صاحب اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی رضاعی والدہ بھی تھیں۔

تعلیم و ملازمت

مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب نے 1956ء میں تعلیم الاسلام کالج سے بی ایس سی کیا۔ اور پھر تین سال تک ٹی آئی کالج میں ہی ڈیمانسٹریٹر کے طور پر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد پشاور یونیورسٹی سے ایم ایس سی ریاضی 1961ء میں کرنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ریاضی کے لیکچرار متعین ہوئے۔ اور اسی کالج سے 1994ء میں وائس پرنسپل ریٹائر ہوئے۔ ملازمت کے اس عرصہ میں آپ پہلے خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور پھر انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان کی عاملہ کے ممبر رہے۔ نیز جلسہ سالانہ کے مواقع پر مختلف شعبوں میں نمایاں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ اسی طرح ممبر مجلس افتاء اور لمبا عرصہ قاضی سلسلہ و ممبر قضاء بورڈ رہے۔ ربوہ میں آپ کی رہائش دارالرحمت وسطی میں تھی۔ اس محلہ میں سلسلہ کے نامور خادم اور بزرگان رہائش پذیر تھے۔ جن کی مصاحبت کا شرف آپ کو حاصل ہوتا رہا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا تعلیمی مشورہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خصوصی شفقت اور راہنمائی آپ کو حاصل ہوئی۔ چنانچہ مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب نے جب 1956ء میں تعلیم الاسلام کالج سے بی ایس سی کا امتحان پاس کرلیا تو آپ نے ایم اے کی تعلیم کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سے مشورہ کے لئے تحریر کیا۔ اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کو تحریر فرمایا کہ:۔

''آپ نے ایم اے کی تعلیم کے متعلق لکھا ہے۔ ایم اے میں ریاضی یا فزکس میں سے جس مضمون میں زیادہ دلچسپی ہو لے لیں۔ داخلہ نہ ملنے کی تو کوئی وجہ نہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ کامیابی نہ ہو تو لاء بھی اچھی لائن ہے۔ اس میں محنتی اور ذہین آدمیوں کے لئے اب بھی بڑی گنجائش ہے۔ اور ابھی تک آپ کے خاندان میں کوئی لاء میں نہیں گیا۔........ اللہ تعالیٰ آپ اور سب بھائیوں کے ساتھ ہو اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہے۔ مرزا بشیر احمد 56-5-8''

(حیات بشیر از عبدالقادر سوداگرمل صاحب ص 400)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مشورہ کے مطابق آپ نے پشاور یونیورسٹی سے 1961ء میں ایم۔اے ریاضی کیا۔ حضرت میاں صاحب کی خواہش تھی کہ قانون کے میدان کو بھی اختیار کیا جا سکتا ہے اگرچہ آپ نے ایم۔اے ریاضی کیا اور قانون کی لائن اختیار نہیں کی لیکن قوانین وراثت پر آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ حضرت میاں صاحب نے مندرجہ بالا خط میں ذکر فرمایا ہے کہ ابھی تک آپ کے خاندان میں کوئی بھی لاء (LAW) میں نہیں گیا۔ آپ پانچ بھائی تھے اور آپ کے علاوہ چاروں بھائی شعبہ میڈیکل سے منسلک ہوئے اور چاروں خدا کے فضل سے ڈاکٹر تھے۔

آپ کی کتاب ''اسلام کا وراثتی نظام''

دین کے وراثتی نظام کے بارہ میں آپ کو خصوصی دلچسپی اور درک تھا۔ ویسے بھی حساب دان تھے اور بزرگان کی دعاؤں سے علم حاصل کیا تھا۔ 1971ء میں آپ نے ''اسلام کا وراثتی نظام'' کے عنوان سے مقالہ تحریر کیا جو کہ فضل عمر فاؤنڈیشن میں انعام کا حقدار قرار پایا۔ اس کو بعد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس کتاب کو وراثتی قوانین کے حوالہ سے خوب شہرت حاصل ہوئی چنانچہ یہ کتاب لاء کالجز میں پڑھائی جاتی رہی۔ جامعہ احمدیہ کے کورس میں بھی شامل رہی۔ محترم عبدالرشید غنی صاحب آج کل اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے کے لئے کوشاں تھے کیونکہ اب یہ کتاب کمیاب ہوگئی تھی۔ گویا تادم آخر علم دوستی کا سفر جاری رکھا۔

علمی و قلمی ذوق

آپ علمی اور قلمی ذوق رکھتے تھے۔ مذہب اور سائنس کے حوالہ سے آپ کے متعدد مضامین روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے ہیں۔

مجلس افتاء کے 1990ء سے ممبر چلے آرہے تھے۔ نیز تدوین فقہ کمیٹی کے بھی ممبر تھے۔ فقہ احمدیہ کی جلد دوم میں آپ کی خدمات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

ذیلی تنظیموں میں خدمات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان میں آپ کی خدمات 1961ء سے شروع ہو کر وفات تک پھیلی ہوئی ہیں۔ 1961ء تا 1974ء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے ممبر رہے۔ 1979ء سے آپ نے انصاراللہ مرکزیہ میں قائد مال کے طور پر خدمات کا سلسلہ شروع کیا جو 2003ء تک جاری رہا۔ سال رواں میں آپ معاون صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ یوں آپ نے خلفاء اور بزرگان سلسلہ کا قرب پایا۔ جلسہ سالانہ برطانیہ 1989ء میں آپ نمائندہ انصاراللہ مرکزیہ کے طور پر شریک ہوئے۔ ذاتی طور پر امریکہ اور کینیڈا بھی متعدد بار تشریف لے گئے تھے۔

دیگر خدمات

آپ قاضی سلسلہ رہے اور ممبر قضاء بورڈ بھی بنے۔ اس میدان میں خدمت کا سلسلہ 1972ء سے 1988ء تک پھیلا ہوا ہے۔

جلسہ سالانہ کے مواقع پر ڈیوٹیز کی نمایاں توفیق پائی اور 1962ء تا 1982ء آپ نے مختلف نظامتوں میں خدمت کی توفیق پائی ان میں ناظم لنگر خانہ، ناظم استقبال، گوشت، صفائی اور مہمان نوازی شامل ہے۔

وکالت مال میں خدمات

1961ء تا 1994ء آپ تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے وابستہ رہے اور لیکچرار سے پروفیسر تک پہنچے اور وائس پرنسپل کے طور پر ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے فوراً بعد آپ کا تقرر ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید کے طور پر ہوا۔ اس عہدہ پر آپ نے 1994ء تا جنوری 2003ء تک خدمت کی توفیق پائی۔

خاکسار راقم الحروف وکالت تعلیم میں تھا جن دنوں آپ کا تحریک جدید میں تقرر ہوا۔ اور 1999ء تک آپ سے کئی حوالوں سے تعلق رہا۔ مختلف جماعتوں میں تحریک جدید کے دورہ جات کا پروگرام آپ بھی بنایا کرتے تھے۔ خاص طور پر جمعہ کے دن جماعتوں کا دورہ ہوتا اور خطبات میں تحریک جدید کی اہمیت بیان کی جاتی تھی۔ ان ایام میں خاکسار کو بھی متعدد جماعتوں میں اس مقصد کے لئے جانے کی توفیق ملی۔ اس کا انتظام آپ کے پاس تھا۔ تحریک جدید کی اہمیت کے بارہ میں خلفاء کے ارشادات وہدایات پرمبنی اعلانات الفضل میں اشاعت کے لئے بھجوایا کرتے تھے یوں اس حوالہ سے بھی آپ سے تعلق رہا۔

خدمت خلق کا ایک پہلو

خدمت خلق کے کئی میدان ہیں جن کے ذریعہ سے مخلوق خدا کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے۔ خدمت خلق کے ایک غیر معروف لیکن اہم پہلو میں آپ کو اہل ربوہ کی مقدور بھر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ چونکہ گزیٹڈ آفیسر تھے۔ لوگوں کو اپنی دستاویزات اور تصاویر پر ایسے لوگوں کی تصدیق درکار ہوتی ہے آپ نے اس میدان میں خدمت خلق کی توفیق پائی۔ ایک بار مجھے بھی تصدیق کی ضرورت پیش آئی تو آپ کے ہاں گیا اور تصدیق کروائی۔

تحریک جدید میں خدمات کے دوران آپ سے میرا ذاتی تعلق بن گیا تھا۔ پھر خاکسار کے والد محترم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی کا آپ سے جماعتی حوالے سے لمبے عرصہ تک تعلق رہا۔ والد محترم منتظم مال انصاراللہ ربوہ تھے اور آپ قائد مال انصاراللہ مرکزیہ و پاکستان، یوں ان سے آپ کا براہ راست تعلق تھا۔ بسا اوقات اس تعلق کا اظہار مجھ سے کیا کرتے تھے۔ پھر گزشتہ کچھ عرصہ میں والد صاحب نے آپ کے ساتھ نائب قائد مال کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

محترم پروفیسر صاحب محنت اور لگن کے ساتھ اپنا کام کرنے کے عادی تھے۔ اور جن لوگوں کے ساتھ بھی آپ کام کرتے ان کے ساتھ تعاون کی فضا برقرار رکھتے۔

شادی و اولاد

پروفیسر صاحب کی اہلیہ محترمہ امتہ السمیع صاحبہ بنت چوہدری وزیر محمد صاحب ہیں۔ آپ کی اہلیہ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی بھانجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو لڑکے اور چھ لڑکیاں عطا کیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم عبدالحمید غنی صاحب ایم ایس سی ریاضی کینیڈا میں ہیں جبکہ دوسرے بیٹے مکرم عبدالرحمٰن غنی صاحب ایم ایس سی امریکہ میں ہیں۔ آپ کی وفات پر دونوں بیٹے پاکستان پہنچ گئے اور والد کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ محترم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کو غریق رحمت فرمائے آپ کی خدمات کا سلسلہ آپ کی اولاد میں بھی جاری رکھے۔ اور والدین کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36499 میں طاہرہ ثاقب زوجہ سید ثاقب مصطفیٰ قوم رند بلوچ پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مرغزار کالونی اعوان ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی سیٹ وزن 3 تولے مالیتی -/23000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ ثاقب زوجہ سید ثاقب مصطفیٰ گواہ شد نمبر 1 عبدالرحیم طارق ولد عبدالقادر صاحب سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر 2 سید ثاقب مصطفیٰ خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 36500 میں سائرہ احمد بنت افتخار احمد قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر خسرو روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 31-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/7500 روپے۔ نقد رقم -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ سائرہ احمد بنت افتخار احمد امیر خسرو روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد وصیت نمبر 26027 گواہ شد نمبر 2 مرزا طیب احمد ولد مرزا رفیع احمد صاحب کراچی۔

مسل نمبر 36501 میں نصیرہ رعنا بشیر بنت محمد بشیر خان گلگتی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزن 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ نقد رقم -/50000 روپے۔ متفرق گھریلو سامان مالیتی -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصیرہ رعنا بشیر بنت محمد بشیر خان گلگتی صاحب نیو ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد نصیر خان برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494

مسل نمبر 36502 میں محمد نصیر خان ولد محمد بشیر خان گلگتی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان رقبہ 5 مرلے مالیتی -/300000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد نصیر خان ولد محمد بشیر خان گلگتی نیو ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد محمود خان برادر موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494

مسل نمبر 36503 میں پروین نصیر زوجہ محمد نصیر خان قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/5000 روپے۔ نقد رقم -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/9000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ پروین نصیر زوجہ محمد نصیر خان نیو ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد نصیر خان خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد محمود خان پسر موصیہ

مسل نمبر 36504 میں محمد محمود خان ولد محمد نصیر خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 8-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد محمود خان ولد محمد نصیر خان نیو ملتان گواہ شد نمبر 1 محمد نصیر خان والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید امجد وصیت نمبر 16494

مسل نمبر 36505 میں غلام سکینہ زوجہ محمود احمد قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہاؤسنگ کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 11-5-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 6 تولے مالیتی -/33000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ غلام سکینہ زوجہ محمود احمد ہاؤسنگ کالونی ملتان گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر محمد عبدالقادر بھٹی وصیت نمبر 27373 گواہ شد نمبر 2 سہیل احمد جنجوعہ ولد چوہدری محمد اسلم گلگشت کالونی ملتان

مسل نمبر 36506 میں بشریٰ ممتاز بنت غلام احمد قوم جوئیہ راجپوت پیشہ ٹیچر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو گلگشت کالونی ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1-مکان رقبہ 10 مرلے واقع نیو گلگشت کالونی ملتان مالیتی -/500000 روپے۔ 2-پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع موضع نیل کوٹ مالیتی -/250000 روپے۔ 3-طلائی زیورات وزن 8 تولے مالیتی -/42000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ بشریٰ ممتاز بنت غلام احمد ملتان گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد اسلم جنجوعہ سبزہ زار کالونی ملتان گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالشکور ولد چوہدری عبدالعزیز عثمان آباد کالونی ملتان۔

مسل نمبر 36507 میں نذیراں بیگم بیوہ چوہدری عبدالعزیز بجہ صاحب قوم بجہ پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 99 شمالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 23-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل

ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی -/6000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/1000 روپے۔ ترکہ والدین زندگی اراضی رقبہ 4 کنال واقع کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/60000 روپے۔ زرعی اراضی رقبہ 11 کنال واقع چک 99 شمالی ضلع سرگودھا مالیتی -/430000 روپے۔ رہائشی مکان واقع چک 99 شمالی ضلع سرگودھا میں سے حصہ مالیتی -/37500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300+200 روپے ماہوار بصورت پنشن + جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/4000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نذیراں بیگم بیوہ چوہدری عبدالعزیز چک 99 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 1 چوہدری منور احمد بسرا ولد چوہدری غلام احمد صاحب 99 شمالی ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر 2 چوہدری مختار احمد گوندل ولد غلام محمد صاحب 99 شمالی ضلع سرگودھا

مسل نمبر 36508 میں رشیدہ بیگم زوجہ محمد طفیل قوم گل جٹ پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 169 مراد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 14-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد محترم زرعی زمین رقبہ ساڑھے تین ایکڑ مالیتی -/575000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے سالانہ آمداز جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رشیدہ بیگم زوجہ محمد طفیل چک نمبر 169 رمراد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 احمد توصیف قمر ولد عبدالسلام چک نمبر 169 رمراد ضلع بہاولنگر

مسل نمبر 36509 میں چوہدری ظہیر احمد ولد چوہدری منیر احمد قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیو لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 19-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد چوہدری ظہیر احمد ولد چوہدری منیر احمد راولپنڈی گواہ شد نمبر 1 میجر (ر) عظمت جاوید ملک ولد ایوب احمد ملک صاحب راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 چوہدری منیر احمد والد موصی

مسل نمبر 36510 میں خورشید بی بی زوجہ چوہدری عنایت علی قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 146 رمراد ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 4-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ طلائی زیور وزنی 14 تولے مالیتی -/98000 روپے۔ طلائی کانٹے وزنی پونا تولے مالیتی -/6000 روپے۔ بینک بیلنس -/164 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ خورشید بی بی زوجہ چوہدری عنایت علی چک نمبر 146 رمراد ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 محمد نواز عابد پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 امجد پرویز صابر ولد چوہدری نذیر احمد جھتول حاصل پور

فری پریکٹیکل سیمینار
طلباء وطالبات کے لئے
CCNA کا پریکٹیکل SWITCHES اور ROUTERS پر
کروایا جا رہا ہے 6 جون بروز اتوار صبح 10:00 تا شام 6:00 بجے تک
طلباء وطالبات CCNA کے متعلق معلومات اور پریکٹیکل کیلئے رجوع کریں
جاری کلاسز میں داخلے
انگلش لینگویج کلاس + کمپیوٹر کلاس
MCSE, جرمن لینگویج کلاس, IELTS, TOEFL
M@CLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم راجہ برہان احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرم فضل احمد راشد صاحب اور مکرمہ راحیلہ راشد صاحبہ گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 29 مئی 2004ء بروز ہفتہ بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام کاشف احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم چودھری سعید احمد صاحب کا پوتا اور مکرم راجہ رشید احمد صاحب آف کراچی حال مقیم کینیڈا کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم امان اللہ انجم صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی والدہ مکرمہ سرداراں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم ماسٹر محمد نذیر لنگاہ صاحب آف اوررحماں ضلع سرگودھا مورخہ 3 مئی 2004ء بروز سوموار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے اپنے میکے والے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ ساری زندگی نظام جماعت اور خلافت احمدیہ سے اخلاص اور محبت کا تعلق قائم رکھا۔ طبیعت میں بے حد انکساری اور عاجزی پائی جاتی تھی اسی روز شام ساڑھے چھ بجے مقامی قبرستان میں مکرم انعام الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید اوررحماں ضلع سرگودھا نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر دعا بھی کروائی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ پر صبر جمیل عطا فرمائے اور اس مہربان وجود کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم میاں محمد افضل زاہد صاحب معلم اصلاح وارشاد مرکزیہ حال چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات لکھتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 16 مئی 2004ء کو پانچویں بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت محمد اکمل نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی سے رکھے اور خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رانا محمد اقبال صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے والد شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا لطیف بیگ صاحب اور دیگر اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔

مکرم افضل طاہر صاحب زعیم انصار اللہ رحمان پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر محمد ذولنواس صاحب کو بوٹسوانہ سے زمبابوے مغربی افریقہ آتے ہوئے مورخہ 26 مئی 2004ء کو حادثہ پیش آیا۔ جس کے نتیجہ میں محترم ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ موقعہ پر وفات پاگئیں۔ اور محترم ڈاکٹر صاحب کو شدید چوٹیں آئی ہیں۔ اور وہاں کے مقامی ہسپتال کے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی صحت یابی کیلئے اور ان کی اہلیہ کی مغفرت کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب دارالشکر ربوہ لکھتے ہیں۔ میری والدہ حاکم بی بی صاحبہ (بعمر 90 سال) کینسر کی بیماری میں مبتلا ہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

ٹیڑھے دانتوں کا فکسڈ بریسینبر سے علاج کیا جاتا ہے۔
ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس
0300-9666540
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد ستیانہ روڈ پیپلز کالونی
شام 6 بجے سے 10 بجے رات فون کلینک: 549093
مجید کلینک 3 گوردنانک پورہ فیصل آباد
صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے فون کلینک: 614838

ربوہ میں طلوع وغروب 4 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:22
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
وقت عصر	5:05
غروب آفتاب	7:13
وقت عشاء	8:52

نورالدین منزل سکردو میں محفل نعت

مکرم اظہر احمد بزمی صاحب مربی سلسلہ سکردو لکھتے ہیں مورخہ 2 مئی 2004ء کو نورالدین منزل (مربی ہاؤس) سکردو میں شام چار بجے ایک خوبصورت محفل نعت کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں سکردو کے نامور شعراء نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا۔ محفل کی صدارت بلتستان کے معروف شاعر جناب پروفیسر حشمت کمال صاحب الہامی نے کی جبکہ محفل کے مہمان خصوصی مانسہرہ سے تشریف لائے ہوئے شاعر جناب حاکم شاہ صاحب نوکوٹی تھے۔ اور اسٹیج سیکرٹری اور میزبانی کے فرائض خاکسار نے ادا کئے۔ محفل کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اس کے بعد ریڈیو پاکستان سکردو کے معروف نعت خواں محمد یوسف ذاکر صاحب نے نبی کریم ﷺ کے حضور ہدیہ نعت پیش کیا۔ اس کے بعد صدر محفل نے پروگرام کا باقاعدہ آغاز کیا۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی عظیم نعت ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' خاکسار نے پڑھ کر سنائی۔ پروگرام کے دوران وقفوں میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا کلام ''بدرگاہ ذیشان خیر الانام''، عبید اللہ علیم صاحب اور دیگر احمدی شعراء کی معروف نعتیں بھی پیش کی جاتی رہیں۔ اس محفل نعت میں کل 12 شعراء نے اپنا نعتیہ کلام پیش کیا اور یہ محفل قریباً 2 گھنٹے تک جاری رہی۔ اس محفل میں کل حاضری 21 رہی۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ ہفت روزہ بیدار شمالی علاقہ جات نے اس محفل کی رپورٹ کو جلی سرخی سے مورخہ 8 مئی 2004ء کی اشاعت میں شامل کیا۔

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد صاحب ابڑو صدر جماعت احمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں۔ خاکسار اور محترم ملک منیر احمد صاحب ابڑو، امیر ضلع لاڑکانہ کی والدہ جو کہ کافی دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ اور بڑی عمر کی وجہ سے کافی کمزور ہو گئیں ہیں۔ لاڑکانہ میں سپیشلسٹ ڈاکٹر سے ان کا علاج جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم مظفر احمد بلال ڈوگر صاحب مربی سلسلہ شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بھانجے مکرم احمد بلال صاحب باجوہ کینیڈا کے برین ٹیومر کا آپریشن مورخہ 8 جون 2004ء کو متوقع ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو معجزانہ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

بقیہ صفحہ 1

کرنا جانتے ہوں۔

شیڈول

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۔ 10 جون 2004ء

کلاسز کا اجراء 12 جون 2004ء

(انچارج طاہر کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 8 جون 2004ء

12-30 a.m لقاء مع العرب
1-45 a.m چلڈرنز ورکشاپ
2-45 a.m علمی خطابات
3-10 a.m سوال وجواب
3-55 a.m زندہ لوگ
5-05 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم خبریں
6-00 a.m خطبہ جمعہ
6-55 a.m واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
7-25 a.m سوال وجواب
8-30 a.m تقریر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
9-25 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m تلاوت، خبریں
11-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m لقاء مع العرب
1-10 p.m سندھی سروس
2-00 p.m ملاقات
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-10 p.m خطبہ جمعہ
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m سائنسی پروگرام
6-50 p.m بنگلہ سروس
7-50 p.m ملاقات
9-00 p.m گلشن وقف نو
10-00 p.m لجنہ میگزین
10-40 p.m سوال وجواب
11-40 p.m تقریر: مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

بدھ 9 جون 2004ء

12-30 a.m لقاء مع العرب
1-30 a.m بچوں کا پروگرام
2-15 a.m گلشن وقف نو
3-20 a.m لجنہ میگزین
3-50 a.m سوال وجواب
5-05 a.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m بستان وقف نو
7-00 a.m دورہ افریقہ
8-00 a.m سوال وجواب
9-05 a.m تقریر مکرم کریم اسد خان صاحب
9-40 a.m برکات خلافت
9-55 a.m بستان وقف نو
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-30 p.m سوال وجواب
2-30 p.m چلڈرنز کارنر
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m دورہ افریقہ
5-00 p.m تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 p.m تقاریر جلسہ سالانہ
6-35 p.m ورائٹی پروگرام
6-55 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m خطبہ جمعہ 27/جولائی 1987ء
9-00 p.m بستان وقف نو
10-00 p.m تقریر جلسہ سالانہ
11-00 p.m برکات خلافت

جمعرات 10 جون 2004ء

12-30 a.m لقاء مع العرب
1-30 a.m بستان وقف نو
2-30 a.m دورہ افریقہ
3-30 a.m سوال وجواب
4-30 a.m برکات خلافت
5-05 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم خبریں
5-55 a.m خطبہ جمعہ
6-55 a.m واقفین نو ایجوکیشنل پروگرام
7-30 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
8-30 a.m المائدہ کھانے پکانے کا پروگرام
9-15 a.m اردو ادب کا دبستان
10-00 a.m خطبہ جمعہ
11-00 a.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
11-55 a.m لقاء مع العرب
1-00 p.m پشتو پروگرام
1-45 p.m انگریزی ملاقات
3-00 p.m انڈونیشین سروس
4-00 p.m خطبہ جمعہ
5-00 p.m تلاوت، انصار سلطان القلم، خبریں
6-00 p.m اردو ادب کا دبستان
6-30 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-00 p.m انگریزی ملاقات
9-00 p.m خطبہ جمعہ
10-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-00 p.m دورہ افریقہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود ☎ دکان 213649 رہائش 211649

اکسیر پائیوریا
مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا۔ دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا۔ منہ سے بدبو آنا کیلئے بہت مفید ہے۔
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

ھوالشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
مقبول ہومیو پیتھک فری ڈسپنسری
زیر سرپرستی مقبول احمد خان زیر نگرانی ڈاکٹر محمد الیاس شورکوٹی
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
کاشان، اصفہان، شجر کار، دیگی مکمل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل ☎
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

سی پی ایل نمبر 29